سلسلہ اشاعت نمبر ۵۸

بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (القرآن)

فضائلِ میلاد

از

خطیبِ پاکستان علامہ محمد شفیع صاحب اکاڑوی، کراچی

بفیضِ

حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

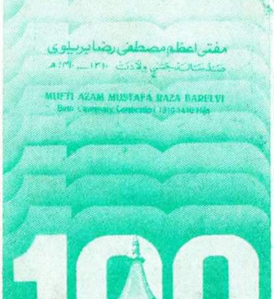

شائع کردہ

انجمن گلشنِ رضا، بھائیکلہ، بمبئی ۲۷

زیرِ اہتمام

رضا اکیڈمی بمبئی ۳

بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (القرآن)

فضائلِ میلاد

از

خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع صاحب اکاڑوی، کراچی

بفیض

حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شائع کردہ

انجمن گلشنِ رضا بھائیکلہ بمبئی ۲۷

زیر اہتمام

رضا اکیڈمی بمبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربیع الاول وہ مبارک مہینہ ہے جس میں آفتاب نبوت ماہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع فرما کر اپنی ضیا پاشیوں سے تمام عالم کو منور فرمایا۔

بارہ ربیع الاوّل دوشنبہ کی مبارک صبح کو دعائے خلیل، نوید مسیحا مجسّم بنکر ظاہر ہوئی جس کے عالم وجود میں آتے ہی کفر و ضلالت کی ظلمتیں کافور ہو گئیں اور کائنات کا کونا کونا بقعۂ نور بن گیا۔ دنیا پر مستقل ترقی کے دروازے کھل گئے، کائنات کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہو کر مصروف عمل ہو گئیں وہ لوگ جو بجائے انسانوں کے خوں خوار درندے بن چکے تھے، کمال انسانیت کے مرتبے پر فائز ہو کر اخلاق و اعمال کے پیکر بن گئے۔

بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشک خضر بنا دیا
رہ زنوں کو دی ندا بن گئے شمع رہبری
تیرے کرم نے ڈال دی طرح خلوص بندگی
تیرے غضب نے بند کی رسم درہ ستمگری
تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
دشت نوردوں کو دیا تو نے شکوہ قیصری

فرزندانِ توحید اس دن کو یاد کر کے مسرت و شادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔

سرورِ دو عالم نور مجسم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور ہدیۂ عقیدت و تحفۂ صلوٰۃ وسلام پیش کر کے سعادت دارین حاصل کرتے ہیں شمع رسالت کے پروانے سردارِ دو جہاں، باعث کون و مکاں، محسن کائنات کی

صورت وسیرت، فضائل وکمالات خصائص محامد کے بیان اور حمد و نعمت کے پرکیف نغموں سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں اور محسنِ کائنات کے احسانات اور خالق کائنات کے انعامات کا شکریہ بجالاتے ہیں۔

لیکن بعض بدنصیب ایسے بھی ہیں جو اس سعادتِ عظمےٰ سے محروم ہیں اور دوسروں کو محروم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر سال وہ اس مبارک ماہ میں پمفلٹ چھپوا کر ہزارہا کی تعداد میں مفت شائع کرتے ہیں۔ اور اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا یوم ولادت منانا اور کھڑے ہوکر سلام پڑھنا شرک وبدعت ہے، اور میلاد کرنے اور سلام پڑھنے والے مشرک وبدعتی اور جہنمی ہیں۔ نہ ان کی نماز قبول ہے، نہ زکوٰۃ، نہ روزہ، نہ حج، اور نہ دیگر اعمال حسنہ۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ

لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ چند سطور ہدیۂ ناظرین کروں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

خادمِ اہلِ سنّت

محمد شفیع اوکاڑوی حال کراچی

دن کیوں منایا جاتا ہے؟

دنیا کے تمام مذاہب میں مختلف تقریبیں منانے کا طریقہ عہدِ قدیم سے چلا آتا ہے ہر قوم و ملت کے افراد اپنی تقاریب کو نہایت خوشی اور مسرت سے مناتے ہیں تقاریب کو اجتماعی اور قومی حیثیت سے خاص اہمیت حاصل ہے۔ خصوصاً مذہب اسلام میں جو تقاریب ہیں وہ ہر حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ مگر یہ تقاریب محض رسوم و رواج، یا لہو و لعب کیلئے نہیں مقرر کیگئی ہیں، بلکہ ان میں ماضی کے زبردست حوادث اور اکابر کے عظیم الشان کارنامے پنہاں ہیں، ان تقاریب کو قائم رکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ جن پاکیزہ ہستیوں نے اس دُنیا میں تشریف لاکر ظلم و ستم کو مٹا کر عدل و انصاف قائم کیا، اور اللہ کی راہ میں بے مثال قربانیاں دیکر اپنے اعمال و کردار کا بہترین نمونہ پیش کیا، جو حق و صداقت کے پرچم کو بلند کر کے میدانِ عمل میں آئے اور آکر اربابِ باطل کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیا، اُنکی یاد کو ہمیشہ باقی رکھا جائے، تاکہ ان کی یاد کے ساتھ ساتھ ان کے اعمالِ حسنہ اور ان کے عظیم الشان کارناموں کی یاد بھی تازہ ہوتی رہے، اور مسلمانوں کے عمل میں تیزی، جذبات میں فرحت، معلومات میں وسعت، خیالات میں رفعت پیدا ہو، اور مسلمان پھر اپنی کھوئی ہوئی عظمت کے حاصل کرنے کے لئے تیار و مستعد ہو جائیں، اور اپنے اخلاق و کردار کو اپنے اسلاف کے سانچے میں ڈھال سکیں۔

کیا دن منانا جائز ہے؟

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ — اور یاد دلاؤ انکو اللہ کے دن

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ سب راتوں اور دنوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا فرمایا ہے اور سب دن اللہ ہی کے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے دن ہیں جنکو خاص طور پر

یاد دلانے کا حکم دیا گیا ہے تو رأس المفسرین حضرت ابن عباس رض، حضرت ابی ابن کعب رض، حضرت مجاہد رض و حضرت قتادہ رض و دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے، (ابن جریر، خازن، مدارک، مفردات راغب)

ایمان والے جانتے ہیں کہ سردار دو جہاں، باعث کون و مکاں رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا، اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہیں، باقی تمام نعمتیں انھیں کا صدقہ ہیں، اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا تو جس دن یہ نعمتِ عظمیٰ عطا ہوئی اس دن کو یاد دلانا اور لوگوں کو بتانا کہ یہ ہے وہ دن جس دن اللہ نے نبی کریم رؤف رحیم علیہ التحیہ والتسلیم کو بھیج کر مومنوں پر بڑا احسان و انعام فرمایا، اس حکم الٰہی کی تعمیل ہے، اور اللہ کے کسی حکم کی تعمیل کرنا بدعت نہیں بلکہ باعث رحمت و برکت ہوتا ہے۔ اور اسی پر ان ایام کو جن میں بڑے بڑے واقعات پیش آئے اور بزرگانِ دین پر انعامات الٰہیہ ہوئے قیاس کیا جائے گا۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ — (اے محبوب آپ) فرمادیجئے کہ اللہ کے فضل اور
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (قرآن مجید) — اسکی رحمت (کے ملنے) پر چاہیئے کہ (لوگ) خوشی کریں

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی کا اظہار کرنا حکمِ الٰہی ہے اور بیشک نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضلِ عظیم ہے لہٰذا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے سلسلے میں ہر جائز خوشی کا اظہار کرنا، اس آیت پر عمل ہے۔ ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا بدعت نہیں بلکہ جائز ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ آپکی ولادت کی خوشی صرف مومنوں مسلمانوں کو ہی ہو سکتی ہے، دشمنوں اور مخالفوں کو نہیں ہو سکتی بلکہ سخت صدمہ ہوگا، جیسا کہ خاص میلاد کے دن شیطان کو ہوا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رض فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مکہ سے

ہجرت فرما کر مدینے تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو، انھوں نے کہا کہ یہ دن نہایت مقدس و مبارک ہے کہ اس دن اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو دشمن فرعون سے نجات بخشی، اور ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں، تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَنَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

کہ ہم موسیٰ کی فتح کا دن منانے میں تم سے زیادہ حقدار ہیں پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا

ناظرین حضرات غور فرمائیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات عطا فرمائی وہ دن بنی اسرائیل کے نزدیک مبارک اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی اس کا مبارک ہونا مسلم، بنی اسرائیل اس دن کی تعظیم کریں اور اس کو منائیں تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس کو بدعت نہ کہیں بلکہ فرمائیں کہ ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں کہ اس کی تعظیم کریں اور اس کو منائیں، چنانچہ خود بھی منایا اور صحابہ کو بھی منانے کا حکم دیا۔ اب مسلمان اگر یوم بدر اور فتح مکہ کا دن منائیں تو وہ کس طرح بدعت ہو سکتا ہے، جس دن بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی وہ دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کرام نے منایا، تو جس دن وہ کائنات کا نجات دہندہ تشریف لایا، جس کے تشریف لانے سے کائنات کو کفر و شرک، ظلم و ستم، جہالت و گمراہی سے نجات حاصل ہوئی، وہ دن منانا کیونکر بدعت ہو سکتا ہے۔

علامہ اسمٰعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان آیۂ کریمہ محمد رسول اللہ کے تحت فرماتے ہیں

وَمِنْ تَعْظِیْمِہٖ عَمَلُ الْمَوْلِدِ اِذَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ مُنْکَرٌ قَالَ الْاِمَامُ السُّیُوْطِیُّ قُدِّسَ سِرُّہٗ یُسْتَحَبُّ لَنَا

کہ میلاد شریف کرنا بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جب وہ منکرات سے خالی ہو، امام سیوطی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ہمارے

اِظْهَارُ الشُّکْرِ لِمَوْلِدِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ (روح البیان ص ۶۶۱/۵) — لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔

وَقَدْ اِسْتَخْرَجَ لَہُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ اَصْلًا مِّنَ السُّنَّۃِ وَکَذَا الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ وَرَدَّ اعَلٰی اِنْکَارِھَا فِیْ قَوْلِہٖ اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَۃٌ مَّذْمُوْمَۃٌ۔ — کہ حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہ میلاد شریف کو بدعت سیئہ کہہ کر منع کرتے ہیں۔

(روح البیان ص ۶۶۱/۵)

امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات شریف میں میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں

نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد و منقبت خواندن چہ مضائقہ است — کہ اچھی آواز کے ساتھ قرآن، قصیدے نعت شریف اور فضائل بیان کرنے میں کیا مضائقہ ہے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد کے روز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مولد مبارک میں تھا اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھی

فَتَاَمَّلْتُ تِلْکَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُّھَا مِنْ قِبَلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُتَوَکِّلِیْنَ بِاَمْثَالِ ھٰذِہِ الْمَشَاھِدِ وَبِاَمْثَالِ ھٰذِہِ الْمَجَالِسِ وَرَأَیْتُ تخَالِطِہٖ اَنْوَارَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنْوَارَ الرَّحْمَۃِ (فیوض الحرمین ص ۲۷) — پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل و مقرر ہوتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

اور یہی شاہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ

أَخْبَرَنِي سَيِّدِي الْوَالِدُ قَالَ كُنْتُ أَصْنَعُ فِي أَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْتَحْ لِي سَنَةً مِنَ السِّنِينَ شَيْءٌ أَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ أَجِدْ إِلَّا حِمِّصًا مُقْلِيًا فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ فَرَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ هٰذِهِ الْحِمِّصُ مُتَبَهِّجًا بَشَّاشًا۔ (در الثمین)

میرے والد ماجد نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکواتا تھا، ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ میسر نہ آیا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ بھنے ہوئے چنے آپ کے رُو برو پڑے ہیں اور آپ بہت ہی مسرور و خوش ہیں۔

رأس المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلویؒ فرماتے ہیں۔

کہ فقیر کے مکان پر سال میں دو مجلسیں، ایک ذکر وفات، دوسری ذکر شہادت حسنینؓ ہوتی ہیں سیکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں، درود شریف و قرآن شریف پڑھا جاتا ہے وعظ ہوتا ہے پھر سلام پڑھا جاتا ہے بعد ازاں کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین کو کھلایا جاتا ہے، اگر یہ سب باتیں فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو فقیر کبھی نہ کرتا۔ (فتاویٰ عزیزیہ جلد اول)

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذّت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے استاد شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔

وحق آنست کہ نفس ذکر ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و سرور و فاتحہ نمودن یعنی ایصال ثواب بروح پُر فتوح سید الثقلین از کمالِ سعادتِ انسان است (شذا ر السائل)

اور حق یہ ہے کہ حضور کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور فاتحہ پڑھ کر آپکی روح پر فتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے۔

میلاد شریف کرنے کا فائدہ

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آکر ابولہب کو خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے ہیں۔ ابولہب سُن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کا اشارہ کر کے کہنے لگا "ثویبہ جا آج سے تو آزاد ہے"۔ سب مسلمان جانتے ہیں کہ ابولہب سخت کافر تھا، قرآن پاک میں پوری سُورہ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ اس کی مذمت میں موجود ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرنے کا جو فائدہ اس کو ہوا وہ سُنئے!

فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ فَرَاٰهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِیْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِیْتَ؟ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَیْرًا اِنِّیْ سُقِیْتُ فِیْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِیْ ثُوَیْبَةَ۔

(بخاری شریف)

کہ جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں (حضرت عباس) نے اسکو خواب میں بہت بُرے حال میں دیکھا، پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا تم سے علیٰحدہ ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی، ہاں مجھے اس (کلمہ کی) انگلی سے پانی ملتا ہے (جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے) کیونکہ میں نے انگلی کے اشارے سے ثویبہ کو آزاد کیا تھا

علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ذَكَرَ السُّهَیْلِیُّ اَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ رَاَیْتُهٗ فِیْ مَنَامِیْ بَعْدَ حَوْلٍ فِیْ شَرِّ حَالٍ فَقَالَ مَا لَقِیْتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً اِلَّا اَنَّ الْعَذَابَ یُخَفَّفُ عَنِّیْ فِیْ كُلِّ یَوْمِ اِثْنَیْنِ وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ

امام سہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بُرے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جُدا ہونے کے بعد مجھے کوئی راحت نہیں ملی۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے حضرت

وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ بَشَّرَتْ أَبَا لَهَبٍ بِمَوْلِدِهٖ فَاَعْتَقَهَا۔

(فتح الباری ص ۱۱۸/۹)

عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابولہب کو آپکی ولادت کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اسکو اس خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔

اسی حدیث کو علامہ امام بدر الدین عینی حنفی نے بھی عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۲ صـ ۹۵ پر نقل فرمایا ہے۔

غور فرمائیے ابولہب کافر تھا، ہم مومن، وہ دشمن، ہم غلام، اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی کی تھی، نہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہونے کی ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں۔ جب دشمن اور کافر کو خوشی کرنے کا اتنا فائدہ پہنچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ پہنچے گا۔

دوستاں را کجا کنی محروم　　تو کہ با دشمناں نظر داری

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

دریں جا سند ست مر اہل موالید را کہ در شبِ میلاد آں سرور صلے اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود چوں بسرورِ میلادِ آں حضرت و بذلِ شیرِ جاریہ وے بجہتِ آنحضرت جزا دادہ شد تا حال مسلماں کہ مملوست بہ محبّت و سرور و بذل در وے چہ باشد ولیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز

اس واقعے میں میلاد شریف کرنیوالونکی روشن دلیل ہے جو سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب کافر تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کیوجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے لیکن چاہئے کہ

تغنی والاتِ محرمہ ومنکرات خالی باشد۔
(مدارج النبوت ص)

محفلِ میلاد شریف عوام کی بدعتوں گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو۔

حافظ الحدیث علامہ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد الجزری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ اسی ابولہب کے واقعہ کو لکھ کر فرماتے ہیں۔

فَمَا بَالُ حَالِ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ الَّذِیْ یُسَرُّ بِمَوْلِدِہٖ وَیَبْذُلُ مَا تَصِلُ اِلَیْہِ قُدْرَتُہٗ فِیْ مُحَبَّتِہٖ صلے اللہ علیہ وسلم لَعَمْرِیْ اِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَاءُہٗ مِنَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَہٗ بِفَضْلِہِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ط
(زرقانی علی المواہب ص ۱۳۹ ج ۱)

کہ جب کافر ابولہب ولادت کی خوشی کرنے سے انعام دیا گیا تو اس موحد مسلمان کا کیا حال ہے جو آپ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتا ہے (فرماتے ہیں) میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اسکی یہی جزا ہوگی کہ اللہ کریم اپنے فضل عمیم سے اس کو جنات نعیم میں داخل فرمائے گا۔

علامہ امام احمد بن محمد القسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَلَا زَالَ اَھْلُ الْاِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَھْرِ مَوْلِدِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْہِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَیُظْھِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَیَزِیْدُوْنَ فِی الْمَبَرَّاتِ وَیَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَۃِ مَوْلِدِہِ الْکَرِیْمِ وَیُظْھِرُ عَلَیْھِمْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتیں کرتے اور اُن راتوں میں قسم قسم کے صدقے خیرات کرتے اور خوشی ومسرّت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپکے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں چنانچہ ان پر

كُلّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ دَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذَالِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ دَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ اَمْرًا اِتَّخَذَ لَيَالِيْ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدُّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ـ

(زرقانی علی المواهب صـ ۱۳۹/۱)

اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کیلئے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جسنے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائے اسپر جسکے دل میں مرض و عناد ہے۔

امام قسطلانی کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ماہ ربیع الاول میں میلاد کی محفلوں کا منعقد کرنا ذکر میلاد کرنا۔ کھانے پکا کر دعوتیں کرنا قسم قسم کے صدقے وخیرات کرنا۔ خوشی ومسرت کا اظہار کرنا۔ نیک کاموں میں زیادتی کرنا ہمیشہ سے اہلِ اسلام کا طریقہ رہا ہے۔ اور ان امور کی بدولت ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور اس کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ محفلِ میلاد کی برکتوں سے سارا سال امن و امان سے گزرتا ہے اور دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اور ماہِ میلاد کی راتوں کو عید منانے والوں پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور ربیع الاوّل شریف کی یہ خوشیاں اور عیدیں اُن لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہیں جنکے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری ہے۔ اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں امام قسطلانی پر بلاشبہ حق اور سچ فرمایا۔

عقلی طور پر بھی محفل میلاد شریف بہت مفید ہے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل سن کر ایمان قوی ہوتا ہے اور محبت بڑھتی ہے۔ نیز تعلیم یافتہ لوگ تو کتابیں پڑھ کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات اور مسائل دینیہ معلوم کر سکتے ہیں مگر ان پڑھ حضرات کتابیں تو پڑھ نہیں سکتے، ان کو اس طرح موقع مل جاتا ہے کہ میلاد شریف سُن کر ہی

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حسب و نسب پیدائش و پرورش بچپن و جوانی بعثت و نبوّت، فضائل و کمالات، اولاد و ازواج اور بہت سے دینی مسائل سے واقفیت ہو جاتی ہے اور آج کل اس کی سخت ضرورت ہے جب کہ گمراہ فرقوں کے لوگ، اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ اہلِ سنت کے عقائد اور اعمال پر سیکڑوں حملے اور اعتراض کرتے ہیں، اگر اہل سنت اپنے مذہب سے واقف نہیں ہوں گے تو ان کو جواب کیا دیں گے۔ عقلی و نقلی دلائل سے معلوم ہوا کہ میلاد شریف بہت ہی مفید اور باعثِ رحمت و برکت ہے۔ ؎

لاکھ مرجائیں سر پٹک کے حسود ہم نہ چھوڑیں گے محفلِ مولود
اپنے آقا کا ذکر کیوں چھوڑیں جنکی اُمت ہیں اُنسے منہ کو کیوں موڑیں

یوم ولادت یوم عید ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ انھوں نے کہا۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا۔ ؁

اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر نازل فرما آسمان سے ایک خوان تاکہ وہ (خوان اُترنے کا دن) ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو،

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوان اُترنے کے دن کو اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید کا دن قرار دیا، اسی واسطے عیسائی آج تک اتوار کے دن چھٹی کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں کیونکہ اس دن خوان اترا تھا۔

غور فرمایئے جس دن خوان اترے وہ دن حضرت عیسےٰ علیہ السّلام اور ان کے اگلوں پچھلوں کیلئے عید ہوا جس دن اللہ کی سب سے بڑی نعمت و رحمت حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ دن مسلمانوں کیلئے عید نہیں؟ ہے اور یقیناً ہے۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے امیر المومنین آپ کی کتاب قرآن میں ایک آیت ہے، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید مناتے، فرمایا کون سی آیت؟ اس نے کہا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الآیہ فرمایا میں اس دن اور اس مقام کو جس میں یہ نازل ہوئی تھی جانتا ہوں، وہ مقام عرفات اور وہ دن جمعہ تھا۔ اس سے مراد آپکی یہ تھی کہ ہمارے لئے بھی وہ دن عید ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا جس روز یہ نازل ہوئی تھی اس دن ہماری دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔ (ترمذی، خازن)

ان دونوں حدیثوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کا مقصد یہ تھا کہ یہ آیت ایسی عظیم الشان ہے کہ اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو یوم عید قرار دیتے اور اس کے جواب میں دونوں جلیل القدر صحابی یہ نہیں فرماتے کہ ہم مسلمان جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو، یا جس دن اللہ کی طرف سے کوئی نعمت اُترے اس دن کو عید کہنا یا منانا بدعت جانتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں ہمارے یہاں اس دن دو عیدیں تھیں معلوم ہوا کہ کسی نعمت عظمےٰ کے حصول کے دن کو عید کا دن کہنا یا منانا کتاب و سنت سے ثابت ہے لہٰذا حضور سید عالم رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا دن بلا شبہ یوم عید ہے۔

قرآن کریم، احادیث مبارکہ، ائمۂ عظام اور علماء کرام کے ارشادات سے میلاد شریف کا جائز، اور بہت ہی رحمتوں اور برکتوں کا باعث ہونا ثابت ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

صلوٰۃ وسلام

محفلِ میلاد میں ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ہدیۂ صلوٰۃ و سلام پیش کرنا باعثِ رحمت وبرکت اور اجر و ثواب ہے، اسکو شرک و بدعت کہنا صریح گمراہی وجہالت ہے۔

اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥
(قرآن)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے رہتے ہیں نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر، اے ایمان والو! نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو دو کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھنا، دوسرا سلام بھیجنا، اس حکم الٰہی کو سن کر قلب میں خوشی وتنگی اور اس کی تعمیل میں رغبت و نفرت سے ایمان کے کھرا ہونے اور اس کے قوی وضعیف ہونے کا پتہ چلتا ہے جن کے دل نورِ ایمان سے منور ہیں وہ صلوٰۃ سلام کے پڑھنے میں ایک روحانی لذّت اور سرور محسوس کرتے ہیں، اور جن کے قلوب نورِ ایمان سے محروم ہیں وہ صلوٰۃ وسلام سے بھاگتے ہیں اور اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

کوئی ایمان والا ایسا نہیں ہوسکتا، جو ایسے عظیم الشان عمل کا انکار کرے یا اس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرے جو اس قدر محبوب و مطلوب الٰہی ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ اس عمل کی مداومت رکھے اور اپنے پسندیدہ مومنین بندوں کو اس کی دعوت دے اور لطف یہ کہ صَلُّوْا کے بعد تَصْلِیَۃً نہیں فرمایا اور سَلِّمُوْا کے بعد تَسْلِیْمًا مفعول مطلق بیان فرماکر سلام پڑھنے میں تاکید پیدا فرمادی کہ سلام ضرو

پڑھنا، کیونکہ مفعول مطلق کی اصل غرض تاکید ہے۔ چونکہ خدائے تعالٰے عالم الغیب ہے وہ جانتا تھا کہ سلام پڑھنے کے منکرین، اور پڑھنے والوں کو روکنے والے پیدا ہونگے اس لئے اس نے ایمان والوں کو تاکیداً حکم دیا کہ ایمان والو منکر چاہے کچھ کہیں، لیکن تم سلام ضرور پڑھنا، اور بار بار پڑھنا! بحمد اللہ تعالیٰ مومنین اس حکمِ الٰہی کی تعمیل دل وجان سے کرکے بے شمار رحمتیں و برکتیں حاصل کرتے ہیں کیونکہ صلوٰۃ وسلام کا فرمان ایمان والوں سے ہے اور یہ ایمان والوں کا ہی حصّہ ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ (قرآن) اے محبوب تجھپر سلام ہے اصحاب یمین کی طرف سے

معلوم ہوا حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ اقدس میں ہدیۂ سلام پیش کرنا مومنین صالحین اصحابِ یمین ہی کا حصّہ ہے، اصحابِ شمال کا نہیں۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس حالت میں تشریف لائے کہ چہرۂ اقدس سے خوشی ومسرّت کے آثار خاص طور پر نمایاں تھے، فرمایا میں اس وجہ سے مسرور ہوں کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور

فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قُلْتُ بَلٰى: (نسائی، دارمی احمد، مشکوٰۃ ص۸۶ کنز العمال ص۱۸۱ ج۲)

انھوں نے کہا کہ آپکا رب فرماتا ہے اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپکی امت کا کوئی شخص آپ پر درود بھیجے تو میں اسپر دس مرتبہ رحمت بھیجوں اور آپکی امت کا کوئی شخص آپ پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔ (فرمایا) میں نے کہا کیوں نہیں (میں اس پر راضی ہوں)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود اور ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے اس پر دس مرتبہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور دس مرتبہ اس پر اللہ سلام بھیجتا ہے۔

اور کنز العمال میں انہی سے روایت ہے اس میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود پڑھیں گے اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار سلام بھیجیں گے۔ ص ١٨١/١

معلوم ہوا درود و سلام پڑھنے والوں پر اللہ کی بیشمار رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اللہ کے بے شمار فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور ان پر سلام بھیجتے ہیں۔

حضرت ابن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ عَشْرًا فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً۔ (شفا شریف ص ٦١/٢)

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر دس مرتبہ سلام بھیجا یہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے بردہ آزاد کیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْحَقُ لِلذُّنُوْبِ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام پڑھنا بردہ آزاد کرنے سے افضل ہے۔

(شفا شریف ص ٦١/٢)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحُوْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرتے ہیں اور میری امت کا سلام میرے پاس

اُمَّتِی السَّلَامَ۔ پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، دارمی، مشکوٰۃ ص۸۶)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ملائکہ سیاحین سلام پڑھنے والوں کی تلاش کرتے ہیں اور پھر ان کا سلام بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ فِیْ شَرْقٍ وَّلَا غَرْبٍ اِلَّا اَنَا وَمَلٰئِکَۃُ رَبِّیْ یَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلَامَ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان مشرق و مغرب میں ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔

(جلاء الافہام ابن قیم صفحہ ۲۵)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر وہ مسلمان جو آپ کی بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرتا ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے فرشتے اسکو جواب سلام سے مشرف فرماتے ہیں

قرآن کریم کی ایک آیت اور چھ احادیث مبارکہ سے صلوٰۃ و سلام کا محبوب و مطلوب ہونا، اور اس کے پڑھنے سے بے شمار اجر و ثواب کا ملنا ثابت ہوا۔

کس قدر ظلم ہے کہ ایسے مبارک فعل کو شرک و بدعت کہا؟ اور مسلمانوں کو خیر کثیر کے حصول سے روکا جائے۔ رہا تعظیماً دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھنا، تو یہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ اور آپ کی تعظیم بحکم رب العالمین ہم پر واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ۔ ان کی تعظیم و توقیر کرو!

چنانچہ علامہ سید احمد زین دحلان مکی اپنی کتاب درر سنیہ میں فرماتے ہیں

وَمِنْ تَعْظِیْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شب ولادت میں اظہار فرحت کرنا اور میلاد

اَلْفَرَحُ بِلَيْلِ وِلَادَتِهٖ وَقِرَاءَةُ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شریف پڑھنا، اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے۔

علامہ عثمان بن حسن محدث دمیاطی اپنے رسالے "اثبات قیام" میں فرماتے ہیں

اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٌ لَا شَكَّ فِيْ اِسْتِحْبَابِهٖ اِسْتِحْسَانِهٖ وَنَدْبِهٖ يَحْصُلُ لِفَاعِلِهٖ مِنَ الثَّوَابِ الْاَوْفَرِ وَالْخَيْرِ الْاَكْبَرِ لِاَنَّهٗ تَعْظِيْمُ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ذِي الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اَخْرَجَنَا اللّٰهُ بِهٖ مِنْ ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ اِلَى الْاِيْمَانِ وَخَلَّصَنَا اللّٰهُ مِنْ نَارِ الْجَهْلِ اِلٰى جَنَّاتِ الْمَعَارِفِ وَالْاِيْقَانِ۔

حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا، ایک ایسا امر ہے جسکے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والے کو ثواب کثیر اور بفضل کبیر حاصل ہوگا کیونکہ یہ قیام تعظیم ہے کس کی تعظیم اسی نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلمات کفر سے ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب سے ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت ویقین میں داخل فرمایا

اسکے بعد بہت سے دلائل نقل کرکے فرمایا۔

قَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى اسْتِحْسَانِ الْقِيَامِ الْمَذْكُوْرِ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ

بلا شبہ امت محمدیہ کے اہل سنت وجماعت کا اجماع واتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بیشک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔

علامہ سید جعفر برزنجی اپنے رسالے عقد الجواہر میں فرماتے ہیں۔

قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ

بیشک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت

الشَّرِيفَةِ أَئِمَّةٌ ذُوُ رِوَايَةٍ وَدِرَايَةٍ	قیام کرنا ایسے ائمہ نے بہتر سمجھا جو صاحب روایت
فَطُوبىٰ لِمَنْ كَانَ تَعْظِيمُهُ صَلَّى اللّٰهُ	ودرایت تھے تو شادمانی ہے اس کیلئے جسکا انتہائی
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مُرَامِهِ وَمَرْمَاهُ	مقصود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔

علامہ علی بن برہان الدین حلبی اپنی کتاب "انسان العیون المعروف بسیرت حلبیہ" میں فرماتے ہیں۔

قَدْ وُجِدَ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهِ	بلاشبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَالِمِ	ذکر کے وقت قیام کرنا امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ
الْأُمَّةِ وَمُقْتَدَى الْأَئِمَّةِ دِينًا وَوَرَعًا	علیہ سے پایا گیا ہے جو اس امت مرحومہ کے عالم
تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِي رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالىٰ	اور دین وتقویٰ میں اماموں کے امام ہیں
عَلَيْهِ وَتَابَعَهُ عَلىٰ ذٰلِكَ مَشَائِخُ	اور اس قیام پر ان کے زمانے کے مشائخ
الْإِسْلَامِ فِي عَصْرِهِ۔	اسلام نے ان کی متابعت کی ہے۔

علامہ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی مفتی حنفیہ اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں۔

اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ	ذکر میلاد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْسَنَهُ جَمْعٌ	قیام کرنے کو جماعت سلف نے مستحسن کہا
مِنَ السَّلَفِ فَهُوَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ	تو وہ بدعت حسنہ ہے۔

علامہ مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ فرماتے ہیں۔

اِسْتَحْسَنَهُ كَثِيرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ	اس قیام کو بہت سے علماء نے مستحسن رکھا
وَهُوَ حَسَنٌ لِمَا يَجِبُ عَلَيْنَا تَعْظِيمُهُ	اور وہ بہتر ہے کیونکہ ہم پر حضور صلی اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔	علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔

علامہ مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں۔

نَعَمْ يَجِبُ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ	ہاں ذکر ولادت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ یَحْضُرُ رُوْحَانِیَّتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَجِبُ التَّعْظِیْمُ وَالْقِیَامُ

وقت قیام ضروری ہے کیونکہ روح اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے، پس اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا۔

امام اجل فقیہ محدث سراج العلماء مولانا عبد اللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں۔

تَوَارَثَہُ الْاَئِمَّۃُ الْاَعْلَامُ وَاَقَرَّہُ الْاَئِمَّۃُ وَالْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرِ مُنْکِرٍ وَرَدِّ رَادٍّ وَلِہٰذَا کَانَ حَسَنًا وَمَنْ یَسْتَحِقُّ التَّعْظِیْمَ غَیْرُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَکْفِیْ اَثَرُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ

یہ قیام بڑے بڑے اماموں میں برابر چلا آرہا ہے اور اسے ائمہ وحکام نے برقرار رکھا اور کسی نے رد و انکار نہ کیا لہٰذا مستحب ٹھہرا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے اور اسکے ثبوت میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔

اسی طرح علامہ مفتی عمر بن ابی بکر شافعی اور سید المحققین مولانا احمد بن زین شافعی اور مدرس مسجد نبوی مولانا محمد بن محمد عرب شافعی اور مولنٰنا عبد الکریم بن عبد الحکیم حنفی مدنی اور مولانا عبد الجبار حنبلی بصری اور مولانا ابراہیم بن محمد خیار حسینی شافعی مدنی رحمہم اللہ نے اس قیام کے مستحب و مستحسن ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ اس مضمون اور ان تمام باتوں کی نفیس تحقیق کے لئے دیکھو رسالہ "اقامۃ القیامۃ" مصنفہ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملّت طاہرہ مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

دیکھیے یہ تمام ائمہ اور اکابر علماء اور چاروں مذہب کے مفتیان کرام تعظیماً

کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو مستحب و مستحسن فرما رہے ہیں اور سب کے سب کہہ رہے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ اب اگر اس قیام تعظیمی کو شرک و بدعت کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا شرک و بدعت ہے تو سوائے اس کے اور کیا کہیں کہ ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دُور کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے، ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولود شریف، اگر بوجہ آنے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں، اگر اس سردار عالم و عالمیان روحی فداہ کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا؟ (امداد المشتاق) ص۵۵)

نیز فرماتے ہیں:۔ البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیئے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکاں ہے لیکن عالمِ امر دونوں سے پاک ہے، پس قدم رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔ (امداد المشتاق ص۵۶)

دیکھیئے جناب حاجی صاحب فرما رہے ہیں کہ قیام مولود شریف سے روکنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے کیونکہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور قیام کے وقت آپ کی تشریف آوری کا عقیدہ رکھنے میں مضائقہ نہیں کیونکہ آپ تشریف لا سکتے ہیں۔ اب اگر قیام میلاد کو شرک و بدعت کہا جائے تو پھر شرک و بدعت کو خیر کثیر کہنے والا کون ہوگا اور اسکو پیر و مرشد ماننے والے کون ہونگے؟

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

پہلا شبہ

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام نے اس ہیئت کے ساتھ سلام نہیں پڑھا لہٰذا بدعت ہے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر یہی بات ہے کہ جو کام صحابۂ کرام نے نہیں کیا وہ بدعت ہے تو جس ہیئت میں آج قرآن کریم ہیں مثلاً رنگین چکنے کاغذ، بلاک وغیرہ کی چھپائی، اعراب، ترجمہ، حاشیہ پر تفسیر وغیرہ، اور جس ہیئت میں آج کتب احادیث وان کی شروح اور کتب فقہ واصول اور کتب درسیہ وغیرہ ہیں اور جس ہیئت میں آج مدارس دینیہ، طریقۂ تعلیم، اوقات تعلیم، امتحانات، تقسیم اسناد، سالانہ و ماہوار چندے، اساتذہ کی تنخواہیں وغیرہ ہیں اور جس ہیئت میں آج تبلیغی جلسے ہوتے ہیں اور جس ہیئت میں آج مساجد، تنخواہ دار امام و مؤذن اور کمیٹیاں ہیں، اور جس ہیئت میں آج سفرِ حج کیا جاتا ہے علیٰ ہٰذا القیاس کیا یہ سب کچھ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا؟ اور کیا یہ زمانہ صحابہ میں تھا؟ نہیں، اور ہرگز نہیں، تو چاہیئے کہ صلوٰۃ وسلام کے منکر ان سب چیزوں اور ہیئتوں کو بدعت کہیں اور ان کے خلاف تقریریں کریں پوسٹر چھاپیں اور ہر ممکن ان کو مٹانے کی کوشش کریں، وہ صرف میلاد شریف اور سلام و قیام کے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئے ہیں؟ یاد رکھیئے اگر صحابۂ کرام سے یہ ہیئت ثابت ہوتی تو یا واجب ہوتی یا سنت اور یہ نہ واجب کہیں نہ سنت، ہمارے نزدیک اس ہیئت کے ساتھ سلام پڑھنا مستحب ہے، اور مستحب وہ جسکو مسلمان اچھا سمجھیں جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ (نسائی)	جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

دوسرا شبہ

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، یہ ہیئت اللہ کی عبادت یعنی نماز کے لئے خاص ہے لہٰذا غیر اللہ کے لئے یہ ہیئت بنانا شرک ہے۔

اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ یہ بالکل لغو بے بنیاد اور مبنی بر جہالت ہے ورنہ پھر کسی بزرگ کے پاس بصورت التحیات بیٹھنا بھی شرک ہوگا کیونکہ وہ ہیئت بھی تو نماز کی ہے اور پھر کسی کے آگے ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا بھی شرک ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ہیئت بھی نماز کی ہے رکوع سے اُٹھ کر سجدے میں جانے سے پہلے ہاتھ چھوڑ کر ہی کھڑا ہوا جاتا ہے۔

نماز کی ہیئت کیا؟ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر تو نماز کے اندر جبتک سلام نہ پڑھا جائے نماز ہوتی ہی نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ نماز کی ہیئت میں سلام پڑھنا تو شرک ہوا اور نماز کے اندر التحیات میں سلام پڑھنا واجب۔

اصل بات یہ ہے کہ صرف عبادت کی ہیئت بنانے سے عبادت نہیں ہوتی جب تک کہ عبادت کی نیت نہ ہو، اور جس کی عبادت کی جائے اس کو معبود نہ سمجھا جائے، صرف بھوکا رہنے سے روزہ نہیں ہوجائیگا، روزہ تو اسی وقت ہوگا جبکہ بنیت عبادت روزہ رکھا جائے گا۔

اس مقام پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عبادت اور تعظیم کی تعریف اور ان میں فرق بیان کر دیا جائے تاکہ مسلمان بھائیوں کو مسئلہ سمجھنا آسان ہو جائے۔

عبادت اور تعظیم کسی کو الٰہ معبود اور اوصاف اُلوہیت سے موصوف مانتے ہوئے بہ نیّت عبادت اس کے آداب بجالانا عبادت ہے۔

اور کسی معظم اور برگزیدہ ہستی کو الٰہ معبود اور اوصاف الوہیت سے موصوف نہ مانا جائے، بلکہ نبی، ولی، پیر، اُستاد، ماں باپ سمجھ کر بہ نیت تعظیم اس کے آداب بجالانا تعظیم ہے، عبادت نہیں۔

اس اعتبار سے غیر اللہ کی عبادت کسی نوع پر بھی جائز نہ ہوگی، بلکہ شرک ہوگا لیکن تعظیم کی کوئی نوع شرک نہیں ہوسکتی، ہاں حرام و مکردہ ہوسکتی ہے مثلاً رکوع و سجدہ کیونکہ اس سے منع فرمایا گیا، مگر کسی بزرگ کے پاس التحیات کی صورت میں بیٹھنا یا

اس کے آنے پر احتراماً کھڑے ہو جانا، یا کھڑے ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا قطعاً جائز ہے، اس سے کہیں منع نہیں فرمایا گیا، بلکہ کتب احادیث وکتب فقہ میں اسکا ثبوت موجود ہے۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ الخ

(بخاری ومسلم ومشکوٰۃ ص۱۱)

ایک روز ہم حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے اس پر سفر وغیرہ کا کوئی اثر نہ تھا ہم میں سے کسی نے اسکو نہ پہچانا، یہانتک کہ وہ اپنے دونوں گھٹنے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کی طرف ٹیک کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے یعنی بصورت التحیات بیٹھ گیا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس نے چند سوالات کئے اور آپؐ نے ان کے جوابات دئے جب وہ چلا گیا تو آپنے فرمایا کہ یہ جبریل امین تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔

دیکھئے جبریل امین جیسے مقرب اور برگزیدہ فرشتہ نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں دوزانو بیٹھ کر امتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کو یہ تعلیم فرمادی کہ کسی برگزیدہ خدا کے حضور دوزانو بیٹھنا جائز ہے، یہ عبادت نہیں بلکہ ادب وتعظیم ہے۔ ورنہ کہنا پڑے گا کہ جبریل امین نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کر کے شرک کیا تھا معاذ اللہ

دیکھئے اسی ہیئت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بیٹھنا عبادت ہے، اور انبیاء اولیاء کے حضور بیٹھنا ادب وتعظیم ہے، ہیئت ایک ہی ہے مگر ایک عبادت اور ایک تعظیم ان میں فرق کرنے والی صرف نیت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (حضورؐ نے) بنو قریظہ (یہود مدینہ) کا پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے پر آمادہ ہوگئے (کیونکہ حضرت سعد ان کے حلیف تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ہماری رعایت کرتے ہوئے ہماری خلاصی کی کوشش کریں گے) تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کو بلا بھیجا۔

فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ!

تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔

(بخاری و مسلم و مشکوٰۃ ص۴۰۳)

دیکھئے اس حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود حکم دیا کہ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ! منکرین قیام تعظیمی کہتے ہیں کہ حضرت سعدؓ بیمار تھے، ان کی پنڈلی میں زخم تھا وہ خود گدھے سے اُتر نہیں سکتے تھے، اسی واسطے آپ نے انکو حکم دیا کہ اٹھو اور انکو اتار دو! مگر ان کا یہ کہنا درست نہیں کیونکہ گدھے سے اُتارنے کے لئے ایک دو آدمی کافی تھے ساری قوم کو حکم دینے کی کیا ضرورت تھی، اور پھر حدیث کے الفاظ اِلٰی سَیِّدِکُمْ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیام محض سرداری کی وجہ سے کرایا گیا تھا نہ کہ بیماری کی وجہ سے اور چونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ انصار کے سردار تھے اس واسطے خصوصاً ان کو حکم دیا۔

چنانچہ محی السنۃ امام نووی اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔

فِيْهِ اِكْرَامُ اَهْلِ الْفَضْلِ وَتَلَقِّيْهِمْ وَالْقِيَامُ اِلَيْهِمْ اِذَا اَقْبَلُوْا وَاحْتَجَّ بِهِ الْجُمْهُوْرُ۔

اس میں اہل فضل کے ملنے کے وقت اکرام اور انکے لئے قیام کرنے کی روشن دلیل ہے، اور جمہور نے اس سے استدلال کیا ہے۔

(حاشیہ مشکوٰۃ ص۳۴۴)

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اسی حدیث کے تحت علامہ طیبی سے نقل کرتے ہیں۔

اجماع کردہ اند جماہیر علما بایں حدیث براکرام اہل فضل از علم یا صلاح یا شرف بقیام امام محی السنۃ محی الدین نوویؒ گفتہ کہ ایں قیام مراہل فضل را وقت قدوم آوردن ایشاں مستحب است واحادیث دریں باب وارد یافتہ ودر نہی ازاں صریحاً چیزے صحیح نہ شدہ (اشعۃ اللمعات ص ۲۸/۴)

اس حدیث سے اہلِ علم وفضل وشرف کے اکرام اور انکے لئے قیام کرنے پر جمہور علماء کا اتفاق واجماع ہے محی السنۃ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل فضل لوگوں کی تشریف آوری کے وقت یہ قیام کرنا مستحب ہے، اسکی تائید میں تو احادیث آئی ہیں مگر اس کی ممانعت میں صراحۃً کوئی حدیث نہیں ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ جب آپکے پاس تشریف لاتیں تو

قَامَ اِلَیْھَا فَاَخَذَ بِیَدِھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ اِلَیْہِ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۰۲)

آپ ان کے لئے کھڑے ہوجاتے اور اُن کے ہاتھ کو چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے، اور جب آپؐ ان کے پاس تشریف لیجاتے تو وہ آپ کے لئے کھڑی ہوجاتیں اور آپکے ہاتھ کو چومتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی بڑا چھوٹے پر شفقت فرماتے ہوئے اور چھوٹا بڑے کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑا ہوجائے تو یہ جائز ہے۔ اور یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلے علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔

فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ (مشکوٰۃ ص ۴۵۳)

پھر جب آپ کھڑے ہوجاتے تو ہم بھی کھڑے ہوجاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جبتک آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر داخل نہ ہوجاتے

ان روایات سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قیام تعظیمی جائز ہے لہٰذا آپ کے لئے قیام کرنا کِس طرح ناجائز اور شرک و بدعت ہو سکتا ہے۔

فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ روضۂ انور پر حاضری کے وقت جب سلام پڑھا جائے تو یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِے الصَّلوٰۃِ اسی طرح کھڑا ہو جس طرح کہ نماز میں دست بستہ کھڑا ہوتا ہے (عالمگیری)

تیسرا شبہ

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا تَقُوْمُوْا کَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ نہ کھڑے ہوا کرو جس طرح کہ عجمی لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔

(مشکوٰۃ باب القیام)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہونے کی ممانعت ہے۔

جواب! اس کے متعلق تمام علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس میں کھڑے ہونے کی نہیں بلکہ عجمیوں کی طرح کھڑے رہنے کی ممانعت ہے، کیونکہ شاہانِ عجم کے درباری لوگ بیٹھ نہیں سکتے تھے، بلکہ بادشاہ کے سامنے برابر ہاتھ باندھے اور سرنگوں کھڑے رہتے تھے۔

جیساکہ فرمایا:۔

لَا یَلِغْ اَحَدُکُمْ کَمَا یَلِغُ الْکَلْبُ۔ نہ پیئے تم میں سے کوئی جیساکہ کتا پیتا ہے۔

(ابن ماجہ فتح الکبیر صـ۳۷ـ)

اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ کوئی پیئے ہی نہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ کُتے کی طرح نہ پیئے، اسی طرح اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیام کرے مگر عجمیوں کی طرح نہ کرے۔

اسی کو فقہا کرام نے ممنوع قرار دیا ہے۔ اور بلاشبہ یہ ممنوع ہے۔

چنانچہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ اَسَرَّہٗ اَنْ یَتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ جس کسی کو یہ پسند ہو کہ لوگ اسکے لئے اس کے

قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔ سامنے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار کرلے

چوتھا شبہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں باوجود اس کے کہ صحابۂ کرام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سب زیادہ محبوب رکھتے تھے مگر جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے،

لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذَالِكَ ۔ (مشکوٰۃ باب القیام) تو وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ کو یہ پسند نہیں۔

معلوم ہوا کہ قیام تعظیمی آپ کو پسند نہ تھا۔

جواب

یہ ناپسندیدگی طبعی تھی یعنی ازراہِ تواضع وانکسار آپ کو پسند نہ تھا کہ جب بھی میرے صحابہ مجھے دیکھیں قیام کریں کیونکہ اس میں تکلف تھا طبعی ناپسندیدگی اور ہے حقیقی اور شرعی ناپسندیدگی اور۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ مجھے یونس بن متی (علیہ السلام) پر فضیلت نہ دو! تو آپؐ کا یہ فرمانا تواضعاً تھا حالانکہ نصوص صریحہ سے آپؐ کا سید المرسلین اور افضل الانبیا ہونا ثابت ہے۔

آپ کا ارشاد ہے:۔

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ جو اللہ کیلئے تواضع کرتا ہے اللہ اسکو بلند کرتا ہے

آپ نے اللہ کیلئے تواضع وانکسار فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو وہ رفعت وعظمت بخشی کہ قیامت تک ساری دنیا میں آپ کی عظمت وشان کا چرچہ رہے گا اور قیامت تک آپ کے غلام آپ کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام کے ہدیے اور تحفے پیش کرتے رہیں گے ؎

رہے گا یوں ہی ان کا چرچہ رہے گا پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

پانچواں شبہ

لوگوں نے قیامِ میلاد کو واجب اور ضروری سمجھ لیا ہے، اور کسی مستحب کو واجب، اور غیر ضروری کو ضروری سمجھنا ناجائز ہے۔ لہٰذا قیام ناجائز ہے۔

جواب

اگر کوئی کسی کارِ خیر یا مستحب کام کو ہمیشہ کرے تو اس سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس کو فرض یا واجب جانتا ہے۔ کیونکہ پابندی، وجوب کی علامت نہیں۔ جیسا کہ اگر کوئی چاشت اور تہجد کو ہمیشہ پڑھے تو کیا یہ کہنا جائز ہوگا کہ یہ شخص چاشت اور تہجد کو فرض یا واجب جانتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس پر ایک بہتان اور اس کی نیت پر ایک ناروا حملہ ہوگا۔

یاد رکھئے عمل میں تو ہمیشگی اور پابندی ہی مطلوب و محبوب ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا اِنْ قَلَّ ۔ (مشکوٰۃ)

اللہ کے نزدیک وہ عمل محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

قرآن کریم، احادیثِ مبارکہ، چاروں مذہب کے ائمۂ عظام و مفتیان کرام اور علمائے اسلام کے ارشادات مبارکہ، سے دست بستہ احتراماً کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا مستحب و مستحسن اور بہت ہی باعث رحمت و برکت اور اجر و ثواب ثابت ہوا۔

ہمیں امید ہے کہ اہلِ انصاف ان چند سطور کو پڑھ کر میلاد شریف اور قیام و سلام کی اہمیت و شان کا بخوبی اندازہ لگالیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی جہالت اور مذہبی تعصب کا بھی اندازہ کرلیں گے جو کہتے ہیں کہ میلاد

شریف اور قیام وسلام کرنا بدعت وشرک، کرنے والے مشرک وبدعتی ہیں اور انکی کوئی عبادت قبول نہیں۔ معاذاللہ۔

صلوٰۃ وسلام بروز جمعہ شریف

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر بہت زیادہ درود وسلام پڑھا کرو

(ابن ماجہ جلاء الافہام ص۷۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔

أَكْثِرُوا مِنَ السَّلَامِ عَلٰى نَبِيِّكُمْ كُلَّ جُمُعَةٍ۔ (شفا شریف ص۶۴)

ہر جمعہ کے دن اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ سلام بھیجا کرو۔

ان دونوں حدیثوں میں غور فرمائیے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور آپکے جلیل القدر صحابی ہر جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں لہٰذا ہر جمعہ کو کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنا مسنون ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

از: حضور مفتیٔ اعظم نوری

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے
مریضِ عشق کی لائی دوا مدینے سے

سنو تو غور سے آئی صدا مدینے سے
قریں ہے رحمت و فضلِ خدا مدینے سے

ملے ہمارے بھی دل کو جلا مدینے سے
کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا، مدینے سے

تمہاری ایک جھلک نے کیا اسے دلکش
فروغِ حسن نے پایا شہا مدینے سے

تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اِس در سے
ملی جہان کو روزی سدا مدینے سے

جو آیا لے کے گیا کون لوٹا خالی ہاتھ
بتا دے کوئی سنا ہو جو "لا" مدینے سے

بتا دے کوئی کسی اور سے بھی کچھ پایا
جسے مِلا جو مِلا وہ مِلا مدینے سے

وہ آیا خلد میں جو آگیا مدینے میں
گیا وہ خلد سے جو چل دیا مدینے سے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد
الٰہی نکلے یہ نجدی بَلا مدینے سے

ترے نصیب کا نوری ملے گا تجھ کو بھی
لے آئے حصّہ یہ شاہ و گدا مدینے سے